پارہ: نمبر 12

دورہ قرآن نوٹس

Prepared by:

ZAHIDA YASIR TEAM

- Mehrab Batool
- Uzma Shakeel
- Farzana Adeeb
- Saba Adil
- Sabahat Farooqi
- Sara Bibi
- Dojana Mehmood
- Javeria Atif
- Sadia Alam
- Zahida Yasir

السلام علیکم ورحمته الله وبرکاته

الحمدلله ربّ العالمین والصلاۃ والسلام عَلٰی رَسُوْلِہِ الامین

فالعاقبۃ للمتقین اما بعد

فَأَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

پارہ:12

سورۂ ھود سے آج ہم شروع کریں گے. سورۂ ھود مکی سورت ہے اور اس کا جو مرکزی مضمون ہے وہ توحید ہے اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بہت سے انبیاء کی قصے سنائے کہ انہوں نے جب اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی تو ان کی قوم نے ان کو کیا جواب دیا؟ اور اس کے بعد ان کا انجام کیا ہوا؟ اور ہمارے لیے ان سب کی قصوں میں بہت زیادہ سبق اور عبرت ہے۔ شروع کرتے ہیں۔

سورۃ ھود شروع کرتے ہیں آیت نمبر ایک سے۔

* شروع کرتی ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

آیت نمبر:01

ال ر

* فرمان ہے جس کی آیات پختہ اور مفصل ہیں ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے۔

آیت نمبر:02

* کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں اس کی طرف سے تم کو خبر دار کرنے والا ہوں اور خوشخبری دینے والا۔

آیت نمبر:03

* اور یہ کہ تم اپنے رب سے معافی چاہو اور اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ تو وہ ایک خاص مدت تک تم کو زندگی کا اچھا سامان دے گا اور ہر ہر صاحبِ فرزند کو اس کا فضل عطا کرے گا پھر اگر تم منہ پھیرتے ہو تو میں تمہارے حق میں ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

آیت نمبر:04

* تم سب کو اللہ کی طرف پلٹنا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

آیت نمبر:05

* دیکھو یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تا کہ وہ اس سے چھپ جائیں خبر دار جب یہ کپڑوں سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیتے ہیں اللہ ان کے چھپے کو بھی جانتا ہے اور ظاہر کو بھی وہ تو ان بھیدوں سے بھی واقف ہے جو وہ سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر:06

* زمین پہ چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔

تو جتنے جاندار ہیں زمین میں ان سب سے رزق اللہ کے ذمے ہے اللہ نے زمین بنائی تو اللہ نے ہی سب کے رزق انتظام کر رکھا ہے اس لیے رزق کے معاملے میں فکر زیادہ نہیں کرنی چاہیے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

* ابنِ آدم چار چیزوں سے فارغ ہوا جا چکا ہے اس میں سے ایک ابنِ آدم کی تخلیق ہے ان کے اخلاق ہیں ان کا رزق اور موت۔

تو یہ چار چیزیں ایسی ہیں جو تقدیر میں لکھی جا چکی ہیں تو اس کے معاملے میں زیادہ فکر نہیں کرنی چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* اگر ابنِ آدم اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جس طرح موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی طرح پالے گا جس طرح موت اس کو پالے گی

یعنی اس کو مل کے ہی رہے گا۔

* اور وہی اللہ ہے کہ جس نے زمین میں چلنے والے تمام جاندار سے رزق اپنے ذمے لے رکھا ہے اور جس کے متعلق وہ نہیں جانتا ہو کہ وہ کہاں رہتا ہے۔

کہ ایک انسان جس کو معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ دنیا میں آنے سے پہلے کہاں رہتا تھا۔

* اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے۔(یعنی قبر میں) تو یہ سب کچھ ایک صاف کتاب میں درج ہے۔

اس سے اللہ تعالیٰ کے کامل علم کی وضاحت ہو رہی ہے کہ ساری چیزیں ایک کتاب میں لکھی ہوئی ہیں۔

آیت نمبر:07

* وہی اللہ ہے جس نے آسمان وزمین کو چھ دن میں پیدا کیا جبکہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا۔

تو یہ جو آسمان وزمینوں کی تخلیق کی ابتدا ہے یہ اتوار کو شروع ہوئی تھی اور چھ دنوں میں یہ تخلیق مکمل ہو گئی اور اس طرح سے جمعہ کو یہ تخلیق مکمل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر جلوہ فرما ہوئے۔

* تاکہ تم سب کو آزما کر دیکھیں کہ تمہیں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔

بہتر عمل کیا ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اللہ کی خالص نیت کے ساتھ کیا جائے اور طریقہ اس میں وہ ہو جو اللہ کو پسند ہے یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق سنت طریقے کے مطابق جو کام ہو گا۔

* اب اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہتے ہو کہ لوگو! مرنے کے بعد تم تو دوبارہ اٹھائے جاؤ گے تو نافرمان فوراً بول اٹھتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو گری ہے۔

آیت نمبر:08

* اور اگر ہم ایک خاص وقت تک ان کی سزا کو ٹالتے ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ آخر کس چیز نے اسے روک رکھا ہے۔

کیوں نہیں عذاب آرہا کس بات میں روکے ہوئے ہے۔

* سنو جس روز اس سزا کا وقت آگیا تو وہ کسی کے پھیرے سے نہیں پھر سکے گا اور وہی چیز ان کو آگھیرے گی جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں۔

آیت نمبر:09

* اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہونے لگتا ہے۔

اور مایوسی کس کی طرف سے ؟ شیطان کی طرف سے ہے۔

* وہ مایوس ہونے لگتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔

آیت نمبر:10

* اور اگر اس مصیبت کے بعد جو اس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو سارے دن پھر گئے پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے۔

ایک طرف مایوس ہو رہا تھا اور اب تکبر کرنے لگتا ہے۔

آیت نمبر:11

* اس عیب سے پاک اگر کوئی ہے تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیک ہیں۔

تو یہ جو ایک انسان ہے جو ناشکری کر رہا ہے کبھی مایوس ہو رہا ہے کبھی تکبر کر رہا ہے اس کے مقابلے میں ایک دوسرا کون سا رویہ ہے ؟ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں جو ہر حال میں صبر کرنے والے لوگ ہیں۔ کیونکہ خوشحالی بدحالی تو زندگی میں آتی جاتی رہتی ہے اچھے حالات میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اگر مصائب آجائیں، کوئی مصیبت مشکل گھڑی آجائے تو اس میں صبر کرنا چاہیے۔

* یہ جو صبر کرنے والے لوگ ہیں انہی کے لیے اللہ کی طرف سے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

آیت نمبر:12

* تو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہیں ایسا نہ ہو کہ تم ان چیزوں میں سے کسی چیز کو بیان کرنے سے چھوڑ دو جو تمہاری طرف وحی کی جا رہی ہے اور اس بات پر دل تنگ نہ کرو کہ وہ کہیں گے اس شخص کو کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا یا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا تو آپ تو صرف خبر دار کرنے والے ہیں آگے ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں آپ کی مدد کے لیے اللہ کافی ہے آپ کا کام صرف پہنچا دینا ہے آپ ان کی کفار کی باتوں سے اپنا دل چھوٹا نہیں کریں نہ ہی تنگ کریں۔

آیت نمبر:13

* کیا یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے یہ کتاب خود گھڑ لی ہے کہو اچھا یہ بات ہے تو اس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں تم بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اور جو جو تمہارے معبود ہیں ان کو اپنی مدد کے لیے بلا لو اگر تم اپنے بیان میں سچے ہو۔

آیت نمبر:14

* اب اگر وہ تمہارے معبود تمہاری مدد کو نہیں پہنچتے تو جان لو کہ یہ اللہ کے علم سے نازل ہوئی ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں پھر کیا تم اپنا سر تسلیم خم کرتے ہو۔

اپنا سر جھکاتے ہو؟ اپنے آپ کو مسلمان بناتے ہو؟ یہ قرآن پاک کی اصل دعوت ہے کہ سب لوگوں کو ایک اللہ کی طرف بلائے کہ ایک اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے اور اس کے بعد کیا تم مسلمان ہو جاتے ہو؟ کیا تم اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر رہے ہو؟

آیت نمبر:15

* جو لوگ بس اسی دنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کے کارگزاری کا سارا پھل ہم انہیں یہیں دے دیتے ہیں۔

تو جو دنیا چاہے گا اس کو دنیا میں ہی سارے اجر اور بدلیں مل جائیں گے۔

* اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

آیت نمبر:16

* مگر آخرت میں ایسے لوگوں کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیامیٹ ہو جائے گا اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔

تو جس کو دنیا کی طلب اور دنیا میں شہرت چاہیے اور دنیا میں واہ واہ چاہیے اس کی ساری چیزیں یہیں پہ اس کو بدلے میں مل جاتی ہیں اس کی دنیا میں ہی واہ واہ ہو جاتی ہے اور پھر قیامت کے دن چاہے انہوں نے کتنے ہی اچھے کام دنیا میں کیوں نہ کیے ہوں قیامت کے دن وہ کام کچھ کام نہیں آئیں گے قیامت کے دن صرف وہی کام وہاں پہ بدلے کا باعث بنیں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کیے جائیں گے۔

آیت نمبر:17

* پھر بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک صاف شہادت رکھتا تھا اس کے بعد ایک گواہ بھی پروردگار کی طرف سے آگیا اور پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت کے طور پر آئی ہوئی موجود تھی تو کیا وہ دنیا پرست اس بات سے انکار کر سکتا ہے ایسے لوگ تو اس پر ایمان ہی لائیں گے اور انسانی گروہ میں سے جو کوئی اس کا انکار کرے تو اس کے لیے جس چیز کا وعدہ ہے وہ دوزخ ہے۔ اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تم اس (قرآن) چیز کی طرف سے کسی شک میں نہیں پڑنا یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے مگر اکثر لوگ نہیں مانتے۔

تو یہ جو کتاب ہے قرآن پاک یہ حق ہے یہ ہدایت ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ نشانیاں ہیں جو ایمان والے ہیں وہ اس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور ہدایت پہ آتے ہیں لیکن جو اس قرآن پاک کو جانتے بوجھتے نہیں مانے گا تو اس کا ٹھکانہ پھر جہنم ہی ہے۔

آیت نمبر:18

* اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھ لیا تھا سنو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

تو رب پہ جو جھوٹ باندھے گا اللہ کی طرف سے جو جھوٹی بات بولے گا اس کے لیے لعنت ہے۔

آیت نمبر:19

* ان ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اس کے راستے کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں (کجی تلاش کرتے ہیں) یہ لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

خود بھی اللہ کی نافرمانی سے رکے ہوئے ہیں دوسروں کو بھی روکتے ہیں۔

آیت نمبر:20

* وہ زمین میں اللہ کو بے بس کرنے والے نہ تھے اور نہ اللہ کے مقابلے میں کوئی ان کو مددگار تھا انہیں دوہرا عذاب دیا جائے گا۔

دوہرا کس وجہ سے؟ ایک خود بھٹکنے کا اور ساتھ میں جو دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

* وہ نہ کسی کی بات سن سکتے تھے اور نہ ہی انہیں کچھ اور سوجھتا تھا۔

آیت نمبر:21

* یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈالا اور وہ سب کچھ ان سے گم ہو گیا جو انہوں نے گھڑ رکھا تھا۔

آیت نمبر:22

* ضروری ہے کہ وہی آخرت میں سب سے بڑھ کر گھاٹے میں رہیں۔

آیت نمبر:23

* رہے وہ لوگ جو ایمان لائے۔(اب ایک دوسرا رویہ دوسرا طرزِ عمل)

* رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور وہ اپنے رب ہی کے ہو کے رہے

ایسی عاجزی اختیار کی کہ اللہ سے ہر لمحہ ڈرتے تھے اللہ والے بن گئے

* تو یقیناً وہ لوگ جنتی ہیں اور جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

آیت نمبر:24

* ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی جو اندھا بہرا اور دوسرا آدمی دیکھنے اور سننے والا ہو۔

تو ایک اندھا بہرہ ہے دوسرا سننے والا ہے کیا دونوں یکساں برابر ہو سکتے ہیں؟

* بالکل ہرگز نہیں کیا تم اس مثال سے خود سبق نہیں لیتے۔

آیت نمبر25

* اور ایسے حالات میں جب ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا نوح علیہ السلام نے کہا میں تم لوگوں کو صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔

آیت نمبر:26

* کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر ایک روز دردناک عذاب آئے گا۔

آیت نمبر:27

* جب آپ نے اس کی قوم کے سردار جنہوں نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا کہنے لگے ہماری نظر میں تو تم اس کے سوا کچھ بھی نہیں کی مگر بس ہمارے جیسے ایک انسان ہی ہو اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری قوم میں سے بس انہی لوگوں نے تمہاری پیروی اختیار کی ہے جو ہم میں سے کم تر ہیں۔ کس لحاظ سے؟؟ مالی لحاظ سے جو غریب ہیں کم تر ہیں

* وہی تمہاری پیروی اختیار کیے ہوئے ہیں اور ہم کوئی بھی چیز ایسی نہیں پاتے جس میں تم لوگ ہم سے کچھ بڑھے ہوئے ہو۔

دنیاوی لحاظ سے چیزیں دیکھ رہے تھے کہ یہ کیسے کون سے سٹیٹس سے تعلق رکھتے ہیں۔

* باقی ہم تو تمہیں جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔

اب مالی لحاظ سے کمزور ہیں تو ان کو جھوٹا نظر آنا شروع ہو گئے جبکہ جو پیغمبر ہیں ان کا کام کیا ہوتا ہے؟ لوگوں کو اللہ سے جوڑنا مال و دولت یا شان و شوکت دکھانا ان کا یہ کام نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کا کام کرنے کے لیے لوگوں کو ہدایت دینے کے لیے آتے ہیں لیکن دنیا کے لوگوں کے مختلف اپنے Criterias (معیار) ہیں۔

آیت نمبر:28

* نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم ذرا سوچیں تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی شہادت پر قائم تھا پھر اس نے مجھ کو اپنی خاص رحمت سے نبوت سے بھی نواز دیا مگر وہ تم کو نظر نہ آئی تو آخر میرے پاس کیا چیز ہے کہ تم ایمان نہ لانا چاہو تو میں زبردستی اس کو تمہارے اوپر چپکا دوں۔

آیت نمبر:29

* اے میری قوم میں اس کام پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے۔

قوم کو مال چاہیے تھا لیکن نوح علیہ السلام نے کیا کہا کہ میں تو اپنا سارا اجر اللہ ہی سے لوں گا میرا اجر تو ہے ہی اللہ کے ذمے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو متقین ہیں ان کا اجر اللہ تعالیٰ کے پاس بہت زیادہ ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک غلام تھے لیکن جب وہ انہوں نے ایمان قبول کیا تو ان کی تقویٰ کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ عشرہ مبشرہ کے صحابہ کرام بھی انہیں سیدنا کہہ کے مخاطب کیا کرتے تھے۔ ان کے ایمان اور تقویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس قدر عزت دی۔

* نوح علیہ السلام کہنے لگے کہ میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے اور میں ان لوگوں کو اپنے سے دور نہیں کر سکتا (اپنے پاس سے نکال نہیں سکتا) جنھوں نے میری بات مانی ہے میرے پہ ایمان لائے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کے حضور جانے والے ہیں مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کر رہے ہو۔

دنیا کی تو بہت پہچان رکھتے ہو مالی لحاظ سے تو بہت Status Concious (واقف ہونا، علم ہونا) ہو لیکن ایمان کے لحاظ سے بالکل جاہل معلوم ہو رہے ہو۔

آیت نمبر:30

* اور اے میری قوم اگر میں ان لوگوں کو دور کر دوں تو اللہ کی پکڑ سے کون مجھے بچانے آئے گا تم لوگوں کی سمجھ میں کیا اتنی بات بھی نہیں آتی۔

آیت نمبر:31

* اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میرا غیب کا علم جانتا ہوں نہ یہ میرا دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جن لوگوں کو تمہاری آنکھیں حقیر دیکھتی ہیں انہیں اللہ نے کوئی بھلائی نہیں دی ان کی نفس کا حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللّٰہ ہی بہتر جانتا ہے سارے کے سارے معاملات اللّٰہ کی طرف لوٹا دیے۔

* اگر میں ایسا کہوں تو ظالم ہوں گا۔

آیت نمبر:32

* آخر کار ان لوگوں نے کہا اے نوح تو نے ہم سے بڑا جھگڑا کر لیا۔ اب تو بس وہ عذاب ہی لے آ جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تو سچا ہے۔

آیت نمبر:33

* نوح علیہ السلام نے جواب دیا وہ تو اللّٰہ ہی لائے گا۔ اگر چاہے گا۔ اور تم اپنے بل بوتے پر کچھ اس کو روکنے کا زور نہیں رکھو گے۔

ایک دفعہ عذاب آ گیا تو ٹل نہیں سکتا۔

آیت نمبر:34

* اب اگر میں تمہاری کچھ خیر خواہی کرنا بھی چاہوں تو میری خیر خواہی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جبکہ اللّٰہ ہی نے تمہیں بھٹکا دینے کا ارادہ کر لیا ہو۔

تم ہدایت نہیں چاہتے تو اب اللّٰہ تعالیٰ بھی تم پر ہدایت مسلط نہیں کر سکتا۔

* وہی تمہارا رب ہے۔ اور اسی کی طرف تمہیں لوٹنا ہے۔

وہیں واپس جانا ہے وہیں پلٹنا ہے۔

آیت نمبر35:

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قرآن کو خود سے گھڑ لیا ہے۔ان سے کہو اگر میں نے یہ خود گھڑا ہے تو مجھ پر اپنے جرم کی ذمہ داری ہے۔اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کی ذمہ داری سے میں بری الذمہ ہوں۔

آیت نمبر:36

* اور نوح علیہ السلام پر وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں بس وہ لا چکے۔اور مزید کوئی ماننے والا نہیں ہے۔ان کے کرتوتوں پر غم کرنا چھوڑ دو۔

آیت نمبر:37

* اور ہماری نگرانی میں ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنانی شروع کر دو۔اور دیکھو جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے حق میں مجھ سے کوئی سفارش نہ کرنا۔ظالموں کے لیے مجھ سے کوئی بات نہیں کرنا۔یہ سارے کے سارے اب ڈوبنے والے ہیں۔

آیت نمبر38:

* نوح علیہ السلام کشتی بنا رہے تھے اور اس کی قوم کے سرداروں میں سے جو کوئی اس کے پاس سے گزرتا تھا وہ اس کا مذاق بناتے تھے۔

تو جو ایمان والے ہیں۔جو اللہ کے راستے پہ چلنے والے لوگ ہوتے ہیں ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہی رہا ہے۔حتی کہ انبیاء علیہ السلام اور پیغمبروں کا بھی مذاق اُڑایا گیا۔اور یہ بہت سخت آزمائش ہوتی ہے۔اور سب سے زیادہ جو سخت آزمائش ہے وہ انبیاء علیہ السلام پر ہی آئی ہیں۔

* نوح علیہ السلام نے کہا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ہم بھی تم پر ہنس رہے ہیں۔

آیت نمبر:39

* عنقریب تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا۔اور کس پر وہ بلا ٹوٹ پڑتی ہے جو ٹالے نہیں ٹلے گی۔

یعنی عذاب کی بلا۔

آیت نمبر:40

* یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور وہ تنور ابل پڑا۔ زمین نے پانی اگلنا شروع کر دیا تھا۔ تو ہم نے کہا ہر قسم کی جانداروں کا ایک ایک جوڑا کشتی میں رکھ لو۔ اپنے گھر والوں کو بھی سوار کر لو۔ سوائے ان لوگوں کے جن کی نشاندہی پہلے ہی ہم کر چکے ہیں اس میں سوار کرادو۔ ان لوگوں کو بھی بیٹھا لو جو ایمان لے آئے ہیں۔

تو کشتی میں جو لوگ ایمان لے کے آئے ہیں ان سب کو بیٹھا لو

* اور تھوڑے ہی لوگ تھے جو نوح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ صرف اسی (80) لوگ تھے جو ان کی نو سو پچاس سال کی تبلیغ کے بعد ایمان لے کے آئے۔ تو اتنے نو سو پچاس سالوں میں اسی (80) لوگوں نے نوح علیہ السلام کی تعلیمات کو مانا۔

آیت نمبر41:

* نوح علیہ السلام نے کہا اللہ کے نام کے ساتھ سوار ہو جاؤ اس کا چلنا بھی اور اس کا ٹھہرنا بھی۔ میرا رب غفور رحیم ہے۔

تو سواری پر چڑھتے ہوئے کیا پڑھنا ہے بسم اللہ الرحمٰن بسم اللہ پڑھ کے سوار ہونا چاہیے۔ اسی طرح ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ کھانا کھانے سے پہلے، برتنوں کو ڈھانپتے ہوئے، گھر میں داخل ہوتے ہوئے، حتی کہ واش روم جاتے ہوئے، کھانا پکاتے ہوئے۔ اس سے ہر کام میں اللہ تعالی کی برکت نازل ہو جاتی ہے۔ اور مدد شامل ہو جاتی ہے۔

آیت نمبر:42

* کشتی ان لوگوں کو لیے چلی جا رہی تھی۔ اور ایک ایک موج پہاڑ کی طرح اٹھ رہی تھی نوح علیہ السلام کا بیٹا دور فاصلے پر کھڑا تھا۔ نوح نے پکار کر کہا بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا۔ کافروں کے ساتھ نہ رہ جا۔

آیت نمبر:43

* اس نے پلٹ کر جواب دیا میں ابھی ایک پہاڑ پر چڑھا جاتا ہوں جو مجھے پانی سے بچالے گا۔

تو نوح علیہ السلام کے بیٹے کی دوستی منکرین حق کے ساتھ تھی۔ انجام بھی پھر انہی کے ساتھ ہوا۔

* نوح نے کہا آج کوئی بھی چیز اللہ کے حکم سے اللہ کے عذاب سے بچانے والی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ ہی کسی پر رحم کرے۔ اتنے میں ایک موج دونوں کے درمیان حائل ہو گئی۔ اور وہ بیٹا ڈوبنے والوں میں شامل ہو گیا۔

تو جب موت کا وقت آجائے تو نہ اُونچے پہاڑ نہ بڑے بڑے ٹیلے کوئی شے کام نہیں آسکتی۔ اللہ کے حکم سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔

آیت نمبر:44

* پھر جب سب ڈوب گئے تو اللہ نے حکم دیا اے زمین اپنے سارا پانی نگل جا۔ اور اے آسمان رک جا۔ چنانچہ پانی زمین میں بیٹھ گیا۔ کام تمام کر دیا گیا۔ کشتی جودی پر ٹک گئی اور کہہ دیا گیا دور ہو گی ظالموں کی قوم۔

آیت نمبر:45

* نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا اور کہا اے میرے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے۔ اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور تو سب حاکموں سے بڑا اور بہتر حاکم ہے۔

آیت نمبر:46

* اللہ نے جواب دیا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ تو ایک بگڑا ہوا کام ہے۔ لہٰذا تو اس بات کی مجھ سے درخواست نہ کر جس کی حقیقت تو نہیں جانتا۔

تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جو رشتہ داریاں ہیں وہ ایمان کی بنیاد پہ ہیں ایمان کے رشتے خون کے رشتوں سے زیادہ بھاری ہو جاتے ہیں اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو خونی رشتے ہیں وہ بھی ہمارے قریب رہیں آخرت میں جنت میں، تو ہمیں پھر ان کی تربیت کے اوپر بہت زیادہ کام کرنا ہو گا اپنی اولاد کی تربیت ان چیزوں کے اوپر کرنی ہو گی کہ جو، جس کے ذریعے وہ قیامت کے دن صدقہ جاریہ بن سکیں۔ کیونکہ قیامت کے دن متقی لوگ ایک دوسرے کے ساتھ ہوں گے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* کہ قیامت کے دن متقی میرے دوست ہوں گے۔ چاہے وہ میرے نسب سے قریب تر ہوں یا نہ ہوں

پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی سفارش اپنے سگے بیٹے کے حق میں قبول نہیں کی۔ جو اگر ایک نبی کی سفارش اپنے بیٹے کے لیے نہیں قبول ہوئی جو نافرمان تھا۔ تو پھر باقی کسی کی کیسے ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

* اے نوح میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالے۔

آیت نمبر:47

* نوح نے فوراً عرض کیا اے میرے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگو جس کا مجھے علم نہیں اب اگر تونے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔

آیت نمبر:48

* حکم ہوا اے نوح اتر جا ہماری طرف سے سلامتی و برکتیں ہیں تجھ پر اور ان گروہوں پر جو تیرے ساتھ ہیں۔ اور کچھ گروہ ایسے بھی ہیں جن کو ہم کچھ مدت سامان زندگی عطا کریں گے۔ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

تو یہ جو گروہ جو پچاسی لوگ نوح علیہ السلام پر ایمان لائے یہ تو آپ کے ساتھ بچ کے چلے گئے۔ پھر ان کی نسلوں میں سے کچھ کافر پیدا ہوئے کچھ مسلمان۔ پھر انبیاء آئے تو یہ سلسلہ چلتا رہا۔

آیت نمبر:49

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو آپ ان کو جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم۔ پس صبر کیجیے۔

تو صبر کی تلقین یہاں پہ کی جارہی ہے۔ انجام کار متقین کے حق میں بہتر ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سارے قصے کیوں سنائے جارہے ہیں؟ کہ آپ سے پہلے جو انبیاء گزرے ان کے اوپر بھی اس طرح کی آزمائشیں اور مشکل وقت ان کی قوموں کی طرف سے آیا ہے۔ تو صبر ضروری ہے۔

آیت نمبر:50

* اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ھود کو بھیجا۔ ھود نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی اختیار کرو تمہارا اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں ہے تم نے محض جھوٹ گھڑ رکھے ہیں جن بتوں کو تم پوجتے ہو۔

آیت نمبر:51

* اے میری قوم اس کام پر میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا تم ذرا عقل سے کام نہیں لیتے۔

آیت نمبر52:

* اے میری قوم کے لوگو! اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف پلٹو۔ وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا۔

رحمتوں کی بارش برسائے گا۔ تو جب کوئی انسان توبہ استغفار کرتا ہے۔ اس کے اوپر رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ اللہ تعالی کی نعمتوں کی بارش ہوتی ہے۔

خود سورت نوح میں اللہ تعالی فرماتے ہیں!

کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے استغفار کا کہا اور فرمایا کہ اپنے رب سے استغفار کرو۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا۔ تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا۔ تو دنیا میں جب کبھی بھی کوئی ایسی مشکل ہے مالی یا اولاد کی طرف سے یا کوئی بھی۔ اس میں زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے۔

* آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

* جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اس کا نامہ اعمال جب قیامت کے دن اس کو اپنا نام اعمال ملے اور وہ اس کو دیکھ کے خوش ہو جائے۔ تو اس کو چاہیے کہ استغفار کی کثرت کرے

کیونکہ جب اس میں استغفار کی کثرت ہو گی تو اس میں نیکیاں بھی بڑھ جائیں گی۔ گناہ مٹتے جائیں گے۔ اور نیکیاں زیادہ ہوتی جائیں گی۔

* وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ کرے گا لہٰذا مجرموں کی طرح منہ نہ پھیرو۔

آیت نمبر:53

* انہوں نے جواب دیا اے ھود تو ہمارے پاس کوئی واضح شہادت لے کر نہیں آیا ہے۔ اور تیرے کہنے سے ہم اپنے خداؤں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اور تجھ پر ہم ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:54

* ہم تو سمجھتے ہیں تیرے اوپر ہمارے خداؤں میں سے کسی کی مار پڑی ہے۔

کہ تو ہمارے خداؤں پر ایمان نہیں لاتا۔ اس لیے اس طرح کی باتیں کر رہا ہے۔

* ھود علیہ السلام نے کہا! میں اللہ کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ اور تم گواہ رہو کہ جو اللہ کے سوا دوسروں کو تم نے خدا کے ساتھ شریک ٹھہرا رکھا ہے میں اس سے بیزار ہوں۔

آیت نمبر:55

* تم سب کے سب مل کر میرے خلاف اپنی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھو مجھے ذرا مہلت نہ دو۔

کس قدر بے خوف تھے کہ مجھے بلکل مہلت نہ دو جو کرنا چاہتے ہو کر گزرو۔

انبیاء علیہ السلام کو بھروسہ اللہ تعالیٰ پہ ہوتا ہے۔ توکل اللہ پہ ہوتا ہے اسی لیے اتنی بڑی بات کر رہے ہیں کہ تم سب میرے خلاف جو بھی تدبیر کرنا چاہو کر لو۔

* مجھے ذرا مہلت نہ دو۔

آیت نمبر:56

* میرا بھروسہ تو بس اللہ پر ہے۔ جو میرا رب بھی ہے اور تمہارا رب بھی۔ کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس کی ہاتھ میں نہ ہو۔

اللہ کے ہاتھ میں نہ ہو۔ سب کچھ اللہ کے کنٹرول میں ہے۔ وہ اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو نقصان ہوتا ہے ورنہ کسی کو کوئی شے دنیا کی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

* بے شک میرا رب سیدھی راہ پر ہے۔

آیت نمبر:57

* اگر تم اعراض برتتے ہو تو منہ پھیر لو جو پیغام دے کر میں تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں وہ میں تم کو پہنچا چکا ہوں۔اب میرا رب تمہاری جگہ دوسری قوم کو اٹھائے گا۔

اب تمہاری شامت آنے والی ہے۔عذاب آنے والا ہے۔اب دوسری قوم آجائے گی۔

* اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔یقینا میرا رب ہر چیز پر نگران ہے۔

آیت نمبر58:

* پھر جب ہمارا حکم آگیا(عذاب کا حکم) تو ہم نے اپنی رحمت سے ھود علیہ السلام کا اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دے دی۔اور سخت عذاب سے بچالیا۔

آیت نمبر:59

* یہ ہیں عاد اپنے رب کی آیات سے انہوں نے انکار کیا اس کے رسولوں کی بات نہ مانی اور ہر جبار دشمن حق کی پیروی کرتے رہے

پیغمبر کی بات کو ہلکا سمجھا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بہت اہمیت دی۔

آیت نمبر:60

* آخر کار اس دنیا میں بھی ان پر لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی۔سنو عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔سنو دور پھینک دیے گئے

عاد جو ھود علیہ السلام کی قوم کے لوگ تھے۔

آیت نمبر:61

* اور ثمود کی طرف ہم ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو بھیجا۔

ہر نبی کو قوم کا بھائی کہہ کے مخاطب کیا جارہا ہے کہ ایک جیسا رشتہ پیار کا رشتہ بھائی کے ساتھ ایک پیار کا رشتہ ہوتا ہے تو ہر نبی کو قوم کا بھائی کہا جارہا ہے۔

* پھر کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! لوگوں کی بندگی نہ کرو اللہ کی بندگی اختیار کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا اور یہاں تم کو بسایا ہے لہٰذا تم اللہ سے معافی چاہو اور اللہ کی طرف پلٹ آؤ یقیناً میرا رب میرے قریب ہے اور وہ دعاؤں کا جواب دینے والا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کی ذات قریب ہے اس کو پکارو اس سے دعائیں مانگو جو بت ہیں یا دوسری چیزیں ہیں وہ ہماری نہ پکار سن سکتے ہیں نہ ہماری مدد کر سکتے ہیں اگر کسی انسان سے بھی مدد مانگی جائے تو یقین ہی نہیں ہوتا کہ وہ مدد لازمی کرے گا پھر اس کی طرف سے بھی بہت سے مسائل اور ڈیلے ہو سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بہت قریب ہے

اللہ تعالیٰ خود قرآن پاک نے فرماتے ہیں۔

* کہ سجدہ کرو اور میرے قریب آجاؤ۔

(سورہ العلق آیت نمبر:19)

تو اللہ اور بندے کے درمیان صرف ایک سجدے کا فاصلہ ہے اور پھر اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ اللہ دعاؤں کا جواب دینے والا ہے اللہ تعالی کو تو یہ بات بہت زیادہ پسند ہے کہ بندہ اللہ سے دعائیں کریں اور پھر سب سے زیادہ کس ٹائم پہ، سحری کی اوقات میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* بندہ تمام اوقات میں زیادہ پچھلی رات کے پہر میں اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے

(ترمذی)

پس اگر ہو سکے کہ ان اوقات میں اللہ کو یاد کرنے والوں میں سے بن سکو تو ضرور بن جاؤ کیونکہ سحری کی اوقات میں اللہ تعالیٰ یہ آسمان زمین پہ ہوتے ہیں۔

آیت نمبر:62

* انہوں نے کہا (قوم نے کہا) اے صالح اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایسا شخص تھا جس سے بڑی توقعات ہمیں وابستہ تھی کیا تو ہمیں ہمارے خداؤں کی عبادت سے روکنا چاہتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے۔

یہی جاہلانہ دلیل ہر ایک نے دی ہے۔

* تو جس طریقے کی ہمیں دعوت دے رہا ہے اس کے بارے میں ہم کو سخت شبہ ہے جس نے ہمیں اضطراب میں ڈال رکھا ہے۔

تو حق جب سامنے آجاتا ہے تو دل میں اس طرح کی کیفیت آہی جاتی ہے کہ کیا معلوم یہی سچ ہو یہی حق ہے کیونکہ حق ظاہر ایک اپنا زور رکھتا ہے تو حق کا انکار کرنے والا مسترب ہو جاتا اور اس طرح بذات خود ہی ایک عذاب کی سی کیفیت ہے کہ انسان شک میں پڑا رہے۔

آیت نمبر:63

* صالح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم تم نے کچھ اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک صاف شہادت رکھتا تھا اور پھر اس نے اپنی رحمت سے مجھے نبوت سے نواز دیا تو اس کے بعد اللہ کی پکڑ سے کون مجھے بچائے گا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تم میرے کس کام آسکتے ہو سوائے اس کے کہ مجھے اور زیادہ خسارے میں ہی ڈالو۔

آیت نمبر:64

* اور اے میری قوم کے لوگو! دیکھو یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے اسے خدا کی زمین میں چرنے کے لیے آزاد چھوڑ دو اس سے ذرا تعرض نہ کرنا ورنہ کچھ زیادہ دے نہ گزرے گی کہ تم پر اللہ کا عذاب آجائے گا۔

ان کی نصیحت کے باوجود ان کی قوم کے ایک شخص نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالی اور ساری قوم پہ عذاب آ گیا۔

آیت نمبر:65

* مگر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا۔

مارا ایک شخص نے تھا لیکن اللہ تعالیٰ پوری قوم کو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے مار ڈالا کیونکہ غلط کام کی جب تائید کی جائے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی خود غلط کام کر رہا ہے تو ظلم کا کبھی ساتھ نہیں دینا چاہیے۔

* اس پہ صالح علیہ السلام نے ان کو خبردار کیا کہ بس سب تین دن اپنے گھروں میں مزید رہ لو یہ اتنی مدت ہے جو جھوٹی کبھی ثابت نہ ہو گی۔

آیت نمبر:66

* آخر کار جب ہمارے فیصلے کا وقت آ گیا جب عذاب کا وقت آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے صالح علیہ السلام اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے عذاب سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے محفوظ رکھا بے شک تیرا رب ہی دراصل طاقتور ہے۔

آیت نمبر:67

* رہے وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا، ایک سخت دھماکے نے ان کو آ لیا اور وہ اپنی بستیوں میں اس طرح بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے۔

آیت نمبر:68

* کہ جیسے گویا کبھی وہاں پر بسے ہی نہ تھے اوندھے منہ جا گرے سنو! ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا سنو! دور پھینک دیے گئے ثمود.

آیت نمبر:69

* اور دیکھو، ابراہیم علیہ السلام کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لیے ہوئے پہنچے اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری، کہا تم پر سلامتی ہو ابراہیم نے جواب دیا تم پر بھی سلامتی ہو پھر کچھ دیر نہ گزری کہ ابراہیم ایک بھنا ہوا بچھڑا ان کی مہمانی کے لیے لے آیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت زیادہ مہمان نواز تھے انہوں نے مہمانوں سے پوچھا نہیں کہ کھاؤ گے کھاؤ گے بلکہ خود ہی کھانا لے آئے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنھوں نے اہتمام سے مہمانوں کی مہمان نوازی کی۔

(مشکوہ المصابیح)

(حدیث نمبر:4488)

ویسے بھی مہمان رحمت ہوتے ہیں تو ان کا حق بھی بنتا ہے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

* جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور تین دن تک مہمان کا حق ہے تین دن کے بعد جو کچھ بھی کرے گا وہ صدقہ ہے

(صحیح مسلم)

(حدیث نمبر:4513)

(جامع ترمذی)

(حدیث نمبر:1967)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

* اس شخص میں خیر نہیں جس نے مہمان نوازی نہ کی

(مسند احمد)

(حدیث نمبر:1678)

اور پھر یہ بھی ہے کہ اپنی استطاعت سے بڑھ کے مہمان نوازی نہیں کرنی چاہیے بلکہ جتنی حیثیت اوقات ہے اتنی ہی مہمان نوازی کرنی چاہیے

(اسلسلسہ المحیحہ 451)

انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے

کہ بس جتنی چیز گھر میں میسر ہے جتنی آسانی سے ہو سکتی ہے وہ مہمانوں کے سامنے پیش کر دی جائے۔

آیت نمبر:70

* مگر جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ تو کھانے کی طرف نہیں بڑھتے تو وہ ان سے مشتبہ ہو گیا۔

کہ یہ شاید کچھ اچھے ارادے سے نہیں آئے۔

* اور دل میں ان کا خوف محسوس کرنے لگا انہوں نے یہ صورتحال دیکھ کر کہا ڈرو نہیں ابراہیم ہم تو لوط علیہ السلام کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

آیت نمبر:71

* ابراہیم کی بیوی بھی کھڑی ہوئی تھی (یعنی سارا علیہ السلام) یہ سن کر ہنسی پھر ہم نے اس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری دی۔

آیت نمبر:72

* وہ بولی ہائے میری بد بختی میرے ہاں اب اولاد ہو گی جبکہ میں بڑھیا ہو گئی اور میرے یہ شوہر بھی بوڑھے ہو چکے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی عمر جب اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو سو برس تھی اور خود سارا ان کی عمر 90 سال تھی۔

* بڑی ہی عجیب بات ہے یہ تو۔

آیت نمبر:73

* فرشتوں نے کہا اللہ کے حکم پہ تعجب کرتی ہو؟ ابراہیم کے گھر والو! تم لوگوں پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں اور یقیناً اللہ نہایت قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔

آیت نمبر:74

* پھر جب ابراہیم علیہ السلام کی گھبراہٹ دور ہو گئی اور اولاد کی بشارت سے ان کا دل خوش ہو گیا تو انہوں نے قوم لوط کے معاملے میں ہم سے جھگڑا کرنا شروع کر دیا۔

کیونکہ ابراہیم علیہ السلام بہت ہی نرم مزاج اور خیر خواہ تھے۔

آیت نمبر:75

* حقیقت میں ابراہیم بڑے حلیم (تحمل والے) اور نرم دل انسان تھے اور ہر حال میں اللہ کی طرف رجوع کرتے تھے۔

آیت نمبر:76

* آخر کار ہمارے فرشتوں نے اس سے کہا اے ابراہیم اس سے باز آجاؤ تمہارے رب کا حکم آچکا ہے اور اب ان لوگوں پر عذاب آکے رہے گا جو کسی کے پھیرے سے نہیں پھر سکتا۔

ابراہیم علیہ السلام چاہتے تھے کہ وہ عذاب ان کے اوپر نہ آئے۔

آیت نمبر:77

* اور پھر جب ہمارے فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے تو ان کی آمد سے وہ بھی گھبرا گئے اور دل تنگ ہوا اور کہنے لگے آج تو بڑی مصیبت کا دن ہے۔

آیت نمبر:78

* ان مہمانوں کا آنا تھا کہ اس کی قوم کے لوگ بے اختیار اس کے گھر کی طرف دوڑ پڑے پہلے سے وہ ایسی بدکاریوں کے کرنے والے تھے لوط علیہ السلام نے ان سے کہا بھائیو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں کچھ تو اللہ کا خوف کرو میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھلا آدمی نہیں؟

لوط علیہ السلام اپنے مہمانوں کو ہر طرح کی تکلیف سے بچانا چاہتے تھے اس لیے قوم سے ایسی بات کہی اور ان کی قوم میں سے تو ایک شخص بھی ان کے اوپر ایمان نہیں لایا تھا ایک مرد بھی ان کے اوپر ایمان نہیں لایا تھا حتیٰ کہ ان کی جو بیوی ہے وہ بھی ان کے اوپر ایمان نہیں لائی تھی صرف ان کی دو بیٹیاں تھیں جو ایمان لائی تھیں۔

آیت نمبر:79

* ان کی قوم نے جواب دیا تجھے تو معلوم ہی ہے تیری بیٹیوں میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے۔

عورتوں کی طرف ان کی قوم والوں کو رجحان ہی نہیں تھا اور وہ مردوں کے ذریعے لذت پایا کرتے تھے۔

اس کے بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* کہ بے شک مجھے اپنی قوم میں سے جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے

(الترمذی وابن ماجہ)

(حدیث نمبر:3577)

تو اس بارے میں بہت زیادہ حساس ہونے کی ضرورت ہے اب تو حیا بالکل ختم ہو چکا ہے اور لوگ علی الاعلان ایسا کام کرنا شروع ہو چکے ہیں۔

* لوط علیہ السلام کی قوم کہنے لگی تو یہ نہیں جانتا ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔

آیت نمبر:80

* لوط نے کہا کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ تمہیں سیدھا کر دیتا کیا کوئی مضبوط سہارا ہی ہوتا کہ اس کی پناہ لیتا۔

آیت نمبر:81

* تب فرشتوں نے اس کی کہا "اے لوط، ہم تیرے رب کی بھیجے ہوئے فرشتے ہیں یہ لوگ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے بس تم کچھ رات گئے اپنے اہل و عیال کو لے کر نکل جانا اور دیکھو، تم میں سے کوئی شخص پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے مگر تیری بیوی وہ ساتھ نہیں جائے گی کیونکہ اس پر بھی وہی کچھ گزرنے والا ہے جو ان لوگوں پر گزرے گا ان کی تباہی کے لیے صبح کا وقت مقرر تھا صبح ہوتے اب دیر ہی کتنی ہے۔

کیونکہ لوگ کیا کرتے ہیں جو گنہگار اسپیشلی جو لوگ ہوتے ہیں وہ رات کو جاگ جاگ کے گناہ کرتے ہیں صبح کے ٹائم پہ سو جاتے ہیں تو اس ٹائم پر لوط علیہ السلام کی قوم پہ عذاب آیا۔

آیت نمبر:82

* پھر جب ہمارے فیصلے کا وقت آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کو اوپر نیچے گرا دیا اور اس وقت پکی ہوئی مٹی کے پتھر تابڑ توڑ برسائے۔

حدیث میں آتا ہے

کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور سر کی ایک نوک سے پوری قوم کو اوپر اٹھایا اور اوپر سے نیچے پٹخا دیا اور وہ ایسے دبے کہ:

آیت نمبر:83

* اور پھر ان کے اوپر (اس قوم کے اوپر) نشان زدہ پتھروں کی بارش ہوئی اور ظالموں سے یہ سزا کچھ دور نہیں ہے۔

آیت نمبر:84

* اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی بندگی اختیار کرو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔

یہ انسان کی زندگی کا مقصد ہے اور یہی تو تمام انبیاء علیہ السلام کی ہمیشہ دعوت رہی ہے۔

* اے میری قوم ناپ تول میں کمی نہ کرو۔

کیونکہ ناپ تول میں جب کمی ہوتی ہے تو فساد ہوتے کسی کا حق مارا جائے گا تو اس معاشرے میں فساد ہی برپا ہو گا۔

* آج میں تم کو اچھی حال میں دیکھ رہا ہوں مگر مجھے ڈر ہے کہ کل تم پر ایسا دن آئے گا جس کا عذاب سب کو گھیر لے گا۔

آیت نمبر:85

* اور اے میری قوم ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ پورا ناپو تولو اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دیا کرو اور زمین فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

آیت نمبر:86

* اللہ کی دی ہوئی بچت تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور بہر حال میں تمہارے اوپر کوئی نگران تو نہیں ہوں میں تو تمہارے اوپر کوئی محافظ نہیں ہوں۔

یہ جو انسان ہے یہ مال کی محبت میں شدید گرفتار ہے اور جو لوگ بہت ہی زیادہ اس چیز میں ہوتے ہیں کہ ایمان اور اللہ سے بڑھ کے بھی ان کے دل میں مال کی محبت ہو تو وہ اکثر حلال اور حرام کی بھی تمیز نہیں رکھتے اور یہی حال اس قوم کا تھا شعیب علیہ السلام کی قوم کا۔

آیت نمبر:87

* پھر وہ کیا کہنے لگے شعیب علیہ السلام کی قوم، اے شعیب کیا تیری نماز یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان سارے خداؤں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے؟ یا یہ کہ ہم اپنے مال میں اپنی منشا کے مطابق استعمال کرنے پر ہمیں اختیار بھی نہ ہو؟

وہ مال کو اپنی مرضی سے کمانا اور خرچ کرنا چاہتے تھے حلال حرام سے بے نیاز ہو کے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

* ابن آدم دو چیزوں کو پسند نہیں کرتا، ناپسند کرتا ہے ایک موت کو حالانکہ وہ ابن آدم کے لیے فتنوں سے بہتر ہے اور دوسرا مال کی قلت کو وہ پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی قلت حساب میں کمی کا باعث بنے گی

تو یہ دو ایسی چیزیں ہیں کہ جو انسان پسند نہیں کرتا لیکن یہ اس کے لیے بہتر ہے اسی لیے حدیث میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جو غریب لوگ ہیں وہ جنت میں دنیا کے امیر لوگوں کی نسبت جلدی داخل ہو جائیں گے اور پھر وہاں قیامت کے دن تو ہر انسان تجھ سے یہ سوال لازمی لازم ہو گا کہ مال کہاں سے کمایا تھا؟ اور کہاں خرچ کیا تھا؟

لیکن شعیب علیہ السلام کی قوم اس بات کو پسند نہیں کر رہی تھی کہ کوئی انہیں اس قسم کی نصیحت کرے اور آج بھی اگر کوئی بندہ کسی کو ایسی کوئی نصیحت کر دے تو آگے سے جواب میں بڑی باتیں سننا پڑ جاتی ہیں۔

* وہ کہنے لگے کہ بس کیا تو ہی ایکا اعلیٰ ظرف اور نیک آدمی آگیا کہ تو ہمیں ایسی نصیحت کرنے لگے۔

آیت نمبر:88

* شعیب علیہ السلام نے کہا بھائیو! تم خود ہی سوچو کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی گوائی پر ہوں اور پھر اس نے مجھے اپنے ہاں سے اچھا رزق بھی عطا کیا تو کیا اس کے بعد میں تمہاری گمراہیوں میں تمہارا شریک حال ہو سکتا ہوں؟ میں ہر گز یہ نہیں چاہتا کہ جن باتوں سے میں تم کو روکتا ہوں ان کو خود ارتکاب کروں میں تو اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔

اور پیغمبر اصلاح کرنے کے لیے آتے ہیں۔

* میں تو بس اصلاح کرنا چاہتا ہوں جہاں تک بھی میرا بس چلے اور یہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں اس کا سارا انحصار اللہ کی توفیق پر ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور ہر معاملے میں، میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

آیت نمبر:89

* اور اے میری قوم! میرے خلاف تمہاری ہٹ دھرمی، کہیں یہ نوبت نہ پہنچا دے کہ آخر کار تم پر بھی وہی عذاب آکر رہے جو نوح علیہ السلام اور ھود اور صالح علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا۔ اور لوط کی قوم تو تم سے بہت زیادہ قریب ہی ہے ابھی تو وہ زیادہ دور ہوئی بھی نہیں۔

آیت نمبر:90

* دیکھو! اپنے رب سے معافی مانگو اور اس کی طرف پلٹ آو بے شک میرا رب رحیم ہے اور اپنی مخلوق سے بہت محبت رکھتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس طرح سے واقعات کے ذریعے اصلاح کروانا چاہتے ہیں ہر قوم کی، کیونکہ واقعات میں بہت زیادہ سبق ہے نصیحت اور عبرت ہوتی ہے۔

آیت نمبر:91

* شعیب کی قوم نے کہا اے شعیب! تیری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آتی اور ہم دیکھتے ہیں کہ تو ہمارے درمیان ایک بے زور آدمی ہے کمزور آدمی ہے اگر تیری برادری نہ ہوتی تو ہم کبھی کا تجھے سنگسار کر چکے ہوتے تیرا بل بوتا تو اتنا نہیں ہے کہ ہم پہ بھاری ہو جاؤ۔

آیت نمبر:92

* شعیب علیہ السلام نے کہا کہ بھائیو، کیا میری برادری تم پر اللہ سے بھی زیادہ بھاری ہے کہ تم نے اللہ کو بالکل پس پشت ڈال دیا جان رکھو جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ اللہ کی گرفت سے باہر نہیں ہے۔

آیت نمبر:93

* اور اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے طریقے پر کام کیے جاؤ اور میں اپنے طریقے پر کام کرتا رہوں گا جلدی ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ذلت کا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

آیت نمبر:94

* آخر کا جب ہمارے فیصلے کا وقت آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب علیہ السلام اور اس کے مومن ساتھیوں کو بچا لیا اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک سخت دھماکے نے آپکڑا کہ وہ اپنی

بستیوں میں بے حس و حرکت پڑے کے پڑے رہ گئے

آیت نمبر:95

* گویا کہ کبھی وہاں پر بسے ہی نہ تھے سنو! مدین والے بھی دور پھینک دیے گئے جس طرح ثمود والے پھینکے گئے

۔

آیت نمبر:96

* اور موسٰی علیہ السلام کو ہم نے اپنی نشانیوں اور کھلی کھلی سند کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔

آیت نمبر:97

* مگر انہوں نے فرعون کی حکومت کی پیروی نہ کی حالانکہ فرعون کا حکم راستے پر نہ تھا۔

آیت نمبر:98

* قیامت کے روز وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہو گا اور اپنی پیشوائی میں انہیں دوزخ کی طرف لے جائے گا۔

تو دنیا میں انسان جس سے محبت کرتا ہے جس کے پیچھے چلتا ہے جس کو فالو کرتے ہیں قیامت کے دن بھی اسی کے پیچھے پیچھے ہو گا۔

* کیسی بری جگہ ہے وارد ہونے کی جس پر کوئی پہنچے (جہنم کی آگ).

آیت نمبر:99

* اور ان لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی لعنت پڑے گی کیسا برا صلہ ہے یہ جو کسی کو بھی ملے

آیت نمبر:100

* یہ چند بستیوں کے قصے ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں ان میں سے بعض اب بھی کھڑی ہیں اور بعض کی فصل کٹ چکی ہے۔

آیت نمبر:101

* ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا انہوں نے آپ ہی اپنے اوپر ظلم ڈھایا اور جب اللہ کا حکم آگیا تو ان کے وہ معبود جنہیں وہ اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے ان کے کچھ کام نہ آسکے اور انہوں نے ہلاکت و بربادی کے سوا انہیں کچھ فائدہ نہ دیا۔

آیت نمبر:102

* اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہوا کرتی ہے بے شک اس کی پکڑ بڑی سخت و دردناک ہوتی ہے۔

آیت نمبر:103

* حقیقت یہ ہے کہ اس میں ایک نشانی ہے ہر اس شخص کے لیے جو عذاب آخرت کا خوف کرے (آخرت سے ڈرے) وہ ایک دن ہو گا جس میں سب لوگ جمع ہوں گے اور پھر جو کچھ بھی اس روز ہو گا سب کی آنکھوں کے سامنے ہو گا۔

آیت نمبر:104

* ہم اس کے لانے میں خود زیادہ تاخیر نہیں کر رہے بس ایک گنی چنی مدت اس کے لیے مقرر ہے۔

آیت نمبر:105

* جب وہ دن آئے گا تو کسی کو بات کرنے کی مجال نہیں ہو گی سوائے اس کی کہ اللہ کی اجازت سے وہ کوئی بات کرے پھر کچھ لوگ اس دن بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت ہوں گے۔

آیت نمبر:106

* جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

دنیا میں نہ بھی پکڑ ہوئی تو وہاں پہ تو ہو کے ہی رہے گی۔

* وہ ہانپیں گے اور پھنکار ماریں گے۔

جہنم والوں کی آوازیں گدھوں جیسی ہوں گی۔

آیت نمبر:107

* اور اسی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے جب تک یہ زمین و آسمان قائم ہیں سوائے اس کے کہ تیرا رب کچھ اور چاہے بے شک تیرا رب پورا اختیار رکھتا ہے کہ وہ جو چاہے کرے

آیت نمبر:108

* رہے وہ لوگ جو نیک بخت ہوں گے تو وہ جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک اس زمین و آسمان قائم ہیں۔ سوائے اس کے تیرا رب کچھ اور چاہے۔ اور ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو گا.

حدیث میں آتا ہے کہ:

* جب جنت والے اور جہنم والے سب اپنے اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں تو تب موت کو لا کے ذبح کر دیا جائے گا اور جنت والوں کو پکار کے کہا جائے گا کہ تمہارے ہیشگی یہیں پہ ہے اور جہنم والوں کو بھی پکار کے کہا جائے گا کہ اب تم نے ہمیشہ ادھر ہی رہنا ہے اور کبھی موت نے نہیں آنا

(بحوالہ مفہوم حدیث۔۔۔بخاری شریف_6548، مسلم_2850)

آیت نمبر:109

* پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم ان خداؤں کی طرف سے کسی شک میں نہ رہنا جن کی عبادت یہ لوگ کر رہے ہیں یہ تو بس لکیر کے فقیر بنے ہوئے اسی طرح پوجا پاٹ کیے جا رہے ہیں جس طرح پہلے ان کے باپ دادا کیا کرتے تھے اور ہم ان کا حصہ انہیں بھرپور دیں گے اور اس میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

آیت نمبر:110

* ہم اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو بھی کتاب دے چکے اور اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا تھا اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے ہی طے نہ کر دی گئی ہوتی تو ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان کبھی کا فیصلہ چکا دیا ہوتا یہ واقعہ ہے کہ یہ لوگ اس کی طرف سے شک اور بے چینی میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر:111

* اور یہ بھی سچ ہے کہ تیرا رب انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے کر رہے گا یقیناً وہ سب کی حرکتوں سے باخبر ہے۔

آیت نمبر:112

* پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اور تمہارے وہ ساتھی جو پلٹ آئے ہیں ہدایت کی طرف اس ہدایت پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے اور بندگی کی حد سے تجاوز نہ کرو جو کچھ تم کر رہے ہو اس پر تمہارا رب نگاہ رکھتا ہے۔

آیت نمبر:113

* ان ظالموں کی طرف ذرا نہیں جھکنا ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آ جاؤ گے اور تمہیں کوئی ایسا دوست اور سرپرست نہیں ملے گا جو اللہ سے تمہیں بچا سکے اور کہیں سے تم کو مدد نہیں پہنچے گی۔

یہ کتنی سخت آیات ہیں کہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

* مجھے سورہ ھود اور اس جیسی سورتوں میں بوڑھا کر دیا ہے۔

(سنن ترمذي:3297 وقال حسن غریب)

* کہ تمہیں اللہ سے کوئی بچا نہیں سکے گا کہیں سے مدد نہیں پہنچے گی۔

آیت نمبر:114

* اور دیکھو نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات گزرنے پر درحقیقت نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ ایک نصیحت ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کو یاد کرنے والے ہیں۔

اور اس میں نماز بہترین ذریعہ اللہ کو یاد کرنے کے لیے۔

آیت نمبر:115

* اور صبر کرو۔

اور اللہ کو یاد کرو ساتھ صبر کرو کیونکہ دین پہ استقامت صبر کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

* اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔

آیت نمبر:116

* پھر کیوں نہ ان قوموں میں جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں ایسے خیر موجود رہی کہ جو لوگوں کو زمین میں فساد برپا کرنے سے روکتے۔

یعنی ایسے لوگ کیوں نہ موجود رہے جو لوگوں کو فساد برپا کرنے سے روکتے۔

* ایسے لوگ نکلے بھی تو بہت کم جن کو ہم نے ان قوموں میں سے بچا لیا ورنہ ظالم لوگ انہی مزوں کے پیچھے پڑے رہے جن کے سامان انہیں ایسے عیش و عشرت کے لیے دیے گئے تھے اور وہ ملزم بن کر رہے ہیں۔

آیت نمبر:117

* تیرا رب ہرگز ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے حالانکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔

آیت نمبر:118

* بے شک تیرا رب اگر چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک گروہ بنا سکتا تھا مگر اب تو وہ مختلف طریقوں پر ہی چلتے رہیں گے۔

آیت نمبر:119

* اور بے راہ رویوں سے صرف وہ لوگ بچیں گے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے اسی آزادیِ انتخاب کے لیے تو اس نے انھیں پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی وہ بات پوری ہو گی جو اس نے کہی تھی کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے بھر دوں گا۔

آیت نمبر:120

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں وہ رسولوں اور پیغمبروں کے قصے جو ہم تمہیں سناتے ہیں یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کر رہے ہیں۔

اب یہ جو قصے ہیں ان کے سنانے کا مقصد بیان ہو رہا ہے کہ کس کس وجہ سے آپ کو یہ قصے سنائے جا رہے ہیں۔

* ان سے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو مضبوط کرتے ہیں ان کے اندر تم کو حقیقت کا علم ملے۔

ایک دل کو مضبوطی ملے اور اس کے بعد علم بھی ملے کہ پچھلی قوموں کے ساتھ کیا کیا ہوا۔

* اور ایمان لانے والوں کو نصیحت ملے اور یہ یاد دیہانی کے طور پہ ان کو نصیب ہو۔

آیت نمبر:121

* وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے تو ان سے کہہ دو کہ تم اپنے طریقے پر عبادت کرتے رہو اور ہم اپنے طریقے پر کیے جائیں گے۔

آیت نمبر:122

* انجام کا تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کریں۔

آیت نمبر:123

* آسمان و زمین میں جو کچھ چھپا ہوا ہے اور جو کچھ پوشیدہ ہے سب اللہ کی قبضہ قدرت میں ہے اور سارا معاملہ اسی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کی بندگی کر اور اسی ذات اللہ پر بھروسہ رکھ جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو تیرا رب اس سے بے خبر نہیں ہے اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

سورہ یوسف

شانِ نزول:

اب یہاں سے سورہ یوسف شروع ہو رہی ہے مکی سورۃ ہے۔ اس کے شان نزول کے بارے میں آتا ہے کہ بعض کفار مکہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بنی اسرائیل کے مصر جانے کا کیا سبب ہوا تو ان کا یہ خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں جواب نہیں دے سکیں گے اور یہودیوں سے پوچھیں گے اس کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اس سورۃ کو اور اس پورے قصے کو جاری فرمادیا تو اس سورۃ کے دو مقاصد ہیں ا۔ ایک تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ نے فوراََ فوراََ وہ قصہ ان کو سنادیا۔

۲۔ اور دوسرا یہ بھی کہ جو کچھ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا تو کفارِ مکہ، مشرکینِ مکہ کو کہا جارہا ہے کہ کیا تم بھی وہی کچھ اپنے بھائیوں کے ساتھ کرنے والے ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت نمبر:1

* الر یہ اس کتاب کی آیات ہیں جو ہر بات صاف صاف بیان کر دیتی ہے۔

آیت نمبر:2

* ہم نے اسے نازل کیا قرآن بنا کر عربی زبان میں تاکہ تم اس کو اچھی طرح سمجھ سکو۔

آیت نمبر:3

* اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس قرآن کو تمہاری طرف وحی کر کے بہترین واقعات اور حقائق تم سے بیان کرتے ہیں۔

جو یوسف علیہ السلام کا قصہ اس کو احسن القصص بھی کہا گیا ہے یعنی قصوں میں سے سب سے خوبصورت قصہ۔

سورہ یوسف میں صرف یہ ایک ہی قصہ بیان ہوا ہے۔

* ورنہ اس سے پہلے تو تم ان چیزوں سے بالکل ہی بے خبر تھے۔

آیت نمبر:4

* یہ اس وقت کا ذکر ہے جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا ابا جان میں نے خواب دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے ہیں اور سورج اور چاند ہے اور وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

آیت نمبر:5

* جواب میں اس کے باپ نے کہا بیٹا اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ سنانا ورنہ تیرے درپے وہ ہو جائیں گے حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

یوسف علیہ السلام نے بہت ہی خوبصورت خواب دیکھا تھا لیکن چونکہ ان کے بھائی ان سے جیلس ہوتے تھے اس لیے ان کے والد نے ان کو یہ خواب بھائیوں کو بتانے سے منع کر دیا۔ ویسے بھی ریسر چز بتاتی ہیں کہ حسد قریب کے لوگوں میں زیادہ ہوتا ہیں اور پھر جو خواب ہے وہ کسی عالم یا خیر خواہ کو ہی بتانا چاہیے اور کسی کو نہیں بتانا چاہیے۔

عام طور پر خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

ا۔ ایک اچھا خواب ہے جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے خوشخبری ہوتی ہے اس میں کوئی نہ کوئی۔

۲۔ برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے برا خواب کسی سے نہیں بیان کرنا چاہیے جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اس کے شر سے بچنے کے لیے پناہ مانگے اور بائیں جانب تین دفعہ تھو تھو کر دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے۔

۳۔ اور تیسرا خواب جو ہے وہ بے معنی ہوتے ہیں جو انسان کے لاشعور سوچوں سے ہوتے ہیں۔

بہر حال یہاں پہ یوسف علیہ السلام کو بہت زیادہ اچھا خواب آیا تو ان کے والد نے ان کو منع کیا کہ اپنے بھائیوں کو یہ خواب نہیں بتانا۔

آیت نمبر:6

* اور ایسے ہی ہو گا جیسے تو نے خواب میں دیکھا ہے کہ تیرا رب تجھے منتخب کرے گا اپنے کام کے لیے اور تجھے باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھادے گا یعنی خوابوں کی تعبیر سکھادے گا اور تیرے اوپر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت اس طرح تمام کرے گا جس طرح اس سے پہلے وہ تیرے بزرگوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر کر چکا ہے یقیناً تیرا رب علیم و حکیم ہے

آیت نمبر:7

* حقیقت یہ ہے کہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصے میں ان پوچھنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

آیت نمبر:8

* یہ قصہ یوں شروع ہوتا ہے کہ اس کے بھائیوں نے آپس میں کہا کہ یہ یوسف اور اس کا بھائی دونوں ہمارے والد کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں۔

یہ 12 بارہ بھائی تھے دو بھائی یوسف اور بنیامین یہ ایک ماں سے تھے اور 10 بھائی دوسری ماں سے تھے تو یوسف علیہ السلام کی والدہ جلدی فوت ہو گئی تھی جب بنیامین پیدا ہوئے تو وہ والدہ فوت ہو گئی اس لیے یعقوب علیہ السلام کو یہ دونوں بھائی زیادہ عزیز اور محبوب تھے لیکن دوسرے جو دس بھائی تھے وہ اس وجہ سے جیلس ہوتے تھے۔

* وہ کہنے لگے کہ یہ دونوں ہمارے والد کو ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم پورا ایک جتھہ ہیں سچی بات یہ ہے کہ ہمارے ابا جان بالکل ہی بہک گئے ہیں۔

آیت نمبر:9

* چلو یوسف علیہ السلام کو قتل کر دو یا اسے کہیں دور پھینک دو تاکہ تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے یہ کام کر لینے کے بعد اس کے بعد نیک بن جانا۔

ابھی جو گناہ کرنا ہے کر لو اس وقت تو مجبوری ہے اس کے بعد آئندہ توبہ کر کے نیک بن جانا یہ ایک عام انسانی سوچ ہے۔

آیت نمبر:10

* اس پر ان میں سے ایک بولا (ایک بڑا بھائی کہنے لگا) یوسف کو قتل نہ کرو اگر کچھ کرنا ہے تو اسے کسی اندھے کنویں میں ڈال دو کوئی آتا جاتا قافلہ اسے نکال لے جائے گا۔

بس ہماری جان چھوٹ جائے قتل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

آیت نمبر:11

* اس قرارداد پر انہوں نے جا کر اپنے باپ سے کہا ابا جان کیا بات ہے آپ یوسف کے معاملے میں تو ہم پر بالکل ہی بھروسہ نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے سچے خیر خواہ ہیں۔

آیت نمبر:12

* کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے گا ہم کھیل کود سے دل بہلا لیں گے اور اس کی حفاظت کے ذمے کے لیے ہم موجود ہی ہیں۔

آیت نمبر:13

* باپ نے کہا تمہارا اسے لے جانا مجھے شاق گزرتا ہے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں اسے کوئی بھیڑیاں نہ چیر پھاڑ کھائے جب کہ تم اس سے غافل ہو جاؤ۔

تو یعقوب علیہ السلام کی sixth sense ان کو alert کر رہی تھی کہ کچھ ہونے والا ہے۔

آیت نمبر:14

* انہوں نے جواب دیا اگر ہمارے ہوتے اسے بھیڑیا نے کھا لیا جبکہ ہم ایک جتھہ ہیں تب تو ہم بڑے ہی نکمے لوگ ہیں۔

آیت نمبر15

* اس طرح اصرار کر کے جب وہ چلے گئے اور انہوں نے طے کر لیا کہ اسے ایک اندھے کنویں میں چھوڑ دیں تو ہم نے یوسف کو وحی کی کہ ایک وقت آئے گا کہ جب تو ان لوگوں کو ان کی یہ حرکت بتائے گا یہ اپنے فعل کے نتائج سے بالکل بے خبر ہیں۔

آیت نمبر:16

* شام کو روتے پیٹتے آپنے باپ کے پاس آئے۔

آیت نمبر:17

* اور کہنے لگے ابا جان ہم دوڑ کا مقابلہ کرنے میں لگ گئے تھے اور یوسف کو ہم نے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا کہ اتنے میں بھیڑیا آکے اسے کھا گیا آپ ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے چاہے ہم سچے کیوں نہ ہوں۔

آیت نمبر:18

* اور یوسف کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے یہ سن کر ان کے باپ نے کہا کہ بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لیے اس بڑے کام کو آسان بنا دیا ہے۔

بڑی بات بنا سنوار کے لے آئے ہو اپنی طرف سے۔

* اچھا میں صبر کروں گا بخوبی کروں گا۔

صبر، کتنا صبر ہے انبیاء علیہ السلام کا کہ اولاد کے اوپر صبر جو انسان کو سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور پھر اولاد میں سے بھی جو اولاد سب سے زیادہ پیاری ہو اس کا غم تو بہت ہی تکلیف دیتا ہے لیکن یعقوب علیہ السلام نے کیا کہا کہ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ کہ میں احسن صبر اچھے والا صبر کروں گا۔

* جو بات تم بنا رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔

تو صبر جمیل میں کون سی باتیں آجاتی ہیں؟ ایک تو اپنی تکلیف اللہ کے سوا کسی سے بیان نہ کرنا اس تکلیف کا ذکر نہ کرنا اور خود کو بہت پاکیزہ نہ قرار دینا بلکہ اپنا غم صرف اللہ کے سامنے ہی رونا۔ اسی وجہ سے یعقوب علیہ السلام نے پھر اپنی باقی بچوں سے investigation نہیں کی کہ کیا ہوا کیسے ہوا بلکہ یہ سارا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔

آیت نمبر:19

* اور ادھر ایک قافلہ آیا اور اس نے اپنے بندے کو پانی لینے کے لیے بھیجا اس نے کیا دیکھا کہ وہاں پہ تو ایک نوجوان ایک لڑکا ہے کہنے لگا مبارک ہو یہاں تو ایک لڑکا ہے ان لوگوں نے اس کو مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا۔

آیت نمبر:20

* حالانکہ اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ اس سے باخبر تھا آخر کار انہوں نے اس کو تھوڑی سی قیمت پہ چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا۔

اس قدر حسین یوسف علیہ السلام لیکن قیمت بہت تھوڑی سی لگی۔

کیونکہ ان لوگوں نے جیسے چوری کا مال ہوتا ہے کہ بس جتنا بھی معاوضہ مل جائے تو بس وہ کافی ہے۔

اور یوسف علیہ السلام اتنے حسین تھے مگر ان کی بہت تھوڑی سی قیمت لگی تو بعض دفعہ وقتی طور پہ دنیا میں بہت اچھے لوگوں کی بہت ناقدری ہو جاتی ہے ایسے میں انسان کو اپنا دل چھوٹا نہیں کرنا چاہیے اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہیے۔

* انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر چند درہموں کے عوض بیچ ڈالا اور وہ اس کی قیمت کے معاملے میں کچھ زیادہ کے امیدوار نہ تھے۔

آیت نمبر:21

* مصر کے جس شخص نے اسے خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا اس کو اچھی طرح رکھنا بعید نہیں کہ یہ ہمارے لیے مفید ثابت ہو یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں (ان کے ہاں بچے نہیں تھے تو اس لیے انہوں نے ایسا سوچا) اس طرح ہم نے یوسف کے لیے اس سرزمین میں (یعنی مصر) میں قدم جمانے کی صورت نکالی اور اسے معاملہ فہمی کی تعلیم دینے کا انتظام کیا۔

کیونکہ مصر ایک زیادہ developed اور ترقی یافتہ ملک تھا تو وہاں پہ سیکھنے کے زیادہ امکانات تھے وہاں پہ chances زیادہ تھے وہاں پہ فلسطین کی نسبت زیادہ کی تربیت ہو سکتی تھی۔

* اللہ اپنا کام کر کے رہتا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:22

* اور جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا تو ہم نے اسے قوت فیصلہ اور علم عطا کیا اس طرح ہم نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں۔

آیت نمبر:23

* پھر جس عورت کے گھر میں وہ تھا وہ اس پر ڈورے ڈالنے لگی اور ایک روز دروازہ بند کر کے بولی آجاؤ یوسف، کیونکہ یوسف علیہ السلام بہت ہی خوبصورت تھے کہا جاتا ہے کہ دنیا کا آدھا حسن یوسف علیہ السلام کے پاس تھا اس قدر حسین تھے تو وہ عورت کہنے لگی کہ آجا

* یوسف علیہ السلام نے کہا اللہ کی پناہ میرے رب نے مجھے اچھی عزت بخشی اور میں یہ کام کروں ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پایا کرتے۔

آیت نمبر:24

* وہ اس کی طرف بڑھی اور یوسف بھی اس کی طرف بڑھتا اگر اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا (یعنی اگر اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر نہ ہوتا) ایسا ہوا تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو دور کر دیں در حقیقت وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔

تو یہ جو چنے ہوئے بندے ہوتے ہیں خالص بندے اللہ تعالی ان کو گناہوں سے بچا لیتے ہیں۔

آیت نمبر:25

* آخر کار یوسف علیہ السلام اور وہ عورت آگے پیچھے دروازے کی طرف بھاگے اور اس عورت نے پیچھے سے یوسف کی قمیض کھینچی اور پھاڑ ڈالی دروازے پر دونوں نے اس کے شوہر کو موجود پایا اور اسے دیکھتے ہی وہ عورت کہنے لگی کیا سزا ہے اس شخص کی جو تیرے گھر والی پر نیت خراب کرے؟ اس کے سوا اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ وہ قید کیا جائے اسے سخت عذاب دیا جائے۔

تو جیسے ہی شوہر کو دیکھا تو اس نے اپنا وہ پینترا ہی بدل ڈالا اور یوسف علیہ السلام پہ الزام لگانے لگی تو یہ نفسانی خواہشات یہ محبت ایسی محبت ہوتی ہے کہ مصیبت آنے پہ انسان اپنی جان بچاتا ہے اور اپنا الزام دوسروں کے سر پر ڈال دیتے ہیں یہ محبت کے روپ میں بھیڑیے ہوتے ہیں جو آس پاس بہت سے لوگ، اللہ تعالی ایسے فتنوں سے مردوں عورتوں سب کو محفوظ رکھے۔

آیت نمبر:26

* یوسف نے کہا یہی مجھے پھانسنے کی کوشش کر رہی تھی اصل بات یہ ہے اس عورت کے اپنے کنبے والوں میں سے ایک شخص نے شہادت پیش کی کہ اگر یوسف کی قمیض آگے سے پھٹی ہو تو یہ عورت سچی ہے اور یہ جھوٹا۔

آیت نمبر:27

* اور اگر اس کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہو تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچا۔

آیت نمبر:28

* جب شوہر نے دیکھا تو یوسف کی قمیض پیچھے سے پھٹی تھی تو اس نے کہا یہ تم عورتوں کی چالاکیاں ہیں واقع بڑے غضب کی ہوتی ہیں تمہاری چالیں۔

لیکن بعض دفعہ مرد اتنے عاجز ہوتے ہیں کہ بیویوں کی ایسی حرکتیں جانتے بوجھتے بھی ان کو کچھ کہہ نہیں پاتے۔

آیت نمبر:29

* پھر وہ یوسف سے کہنے لگا اے یوسف اس معاملے میں درگزر کر اور اے عورت تو اپنے قصور کی معافی مانگ تو ہی اصل میں خطاکار تھی

آیت نمبر:30

* شہر کی عورتیں آپس میں چرچا کرنے لگی کہ عزیز کی بیوی اس نوجوان غلام کے پیچھے پڑی ہوئی ہے محبت نے اس عورت کو پاگل کر رکھا ہے اور ہمارے نزدیک تو وہ صریحاً غلطی کر رہی ہیں۔

یعنی کسی بڑے خاندان کے لڑکے سے عشق کرتی۔

آیت نمبر:31

* اس نے جو ان کی یہ مکارانہ باتیں سنی تو ان کو بلوا بھیجا، دعوت کر ڈالی اور ان کے لیے تکیہ دار مجلس آراستہ کی اور مہمانی میں ہر ایک کے آگے ایک ایک چھری رکھ دی (پھل کاٹنے کے لیے) پھر عین اس وقت جب وہ پھل کاٹ کاٹ کر کھا رہی تھی اس نے یوسف کو اشارہ کیا کہ ان کے سامنے نکل آ جب ان عورتوں کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ

حیران رہ گئی اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بے ساختہ پکار اٹھی حَاشَ لِلّٰهِ یہ شخص انسان نہیں ہے یہ تو کوئی عزت والا فرشتہ ہے۔

آیت نمبر:32

* عزیز کی بیوی نے کہا دیکھ لیا یہ ہے وہ شخص جس کے معاملے میں تم مجھ پر باتیں بناتی ہو۔

اتنی ڈھٹائی سے اس نے جرم کا اعتراف کر لیا اور justify بھی کر رہی ہیں۔

* بے شک میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی رجانے کی کوشش کی مگر یہ بچ نکلا اگر یہ میرا کہنا نہیں مانے گا تو قید کیا جائے گا اور بہت ذلیل وخوار ہو گا۔

یعنی اس کے بعد ابھی تک دعوت جاری ہے۔

آیت نمبر:33

* یوسف علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھے قید منظور ہے۔(میں گناہوں کی نسبت قید میں رہنا پسند کروں گا) بنسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جو یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں اور اگر تو نے ان عورتوں کی چالوں کو مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کے داؤ میں پھنس جاؤں گا اور جاہلوں میں شمار ہو جاؤں گا۔

پہلے ایک عورت تھی اب عورتوں کی چالیں، اب زیادہ عورتیں ہو چکی ہیں۔

آیت نمبر:34

* اس کے رب نے اس کی دعا قبول کی اور ان عورتوں کی چالیں اس سے دفع کر دی بے شک وہی ہے جو سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

اتنے اعلیٰ پیغمبر ہو کر پھر بھی وہ اپنی پاکدامنی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں تو پھر ہمیں تو ہر لمحہ گناہوں سے بچنے کے لیے اللہ تعالی سے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھیں کیونکہ گناہوں سے بچنا اللہ کی توفیق سے ہی ہو سکتا ہے۔

آیت نمبر:35

* پھر ان لوگوں کو یہ سوجھی کے ایک مدت کے لیے یوسف کو قید کر دیں حالانکہ وہ اس کی پاک دامنی کی صریحا نشانیاں دیکھ چکے تھے۔

آیت نمبر:36

* قید خانے میں دو غلام اور بھی اس کے ساتھ داخل ہوئے ایک روز ان میں سے ایک نے یوسف سے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں دوسرے نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیاں ہیں اور پرندے ان کو کھا رہے ہیں دونوں نے کہا ہمیں اس کی تعبیر بتایئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ایک نیک انسان ہیں۔

آیت نمبر:37

* یوسف علیہ السلام نے کہا یہاں جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتادوں گا یہ علم ان علوم میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے عطا کیے ہیں۔

تو علم کی ساری نسبت اللہ کی طرف کر دی اور ہم انسان کیا سمجھتے ہیں کہ ہمارا سارا علم تو ہماری محنت کی وجہ سے ہے لیکن انبیاء علیہ السلام کا علم وہ کیا کہتے ہیں کہ یہ جو علم ہمیں دیا گیا ہے یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

* واقعہ یہ ہے کہ میں نے ان لوگوں کا طریقہ چھوڑ کر جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

آیت نمبر:38

* اپنے بزرگوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا طریقہ اختیار کیا ہے ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں در حقیقت یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور تمام انسانوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں ادا کرتے۔

تو یہاں پہ ان کو ساتھ اللہ کی دعوت بھی دے ڈالی کہ صرف ایک واحد اللہ کی عبادت کرنا چاہیے۔

آیت نمبر:39

* اے میرے قید کے ساتھیوں تم خود ہی سوچو کہ بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک واحد اللہ جو سب پر غالب ہے۔

آیت نمبر:40

* اس کو چھوڑ کے تم جن کی عبادت کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس چند نام ہے جو تم نے اور تمہارے آباؤ اجداد نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی سارا اقتدار اللہ کے سوا کسی کے لیے نہیں ہے اس کا حکم ہے کہ خود اس کے سوا تم کسی کی بندگی نہ کرو یہی صحیح اور سیدھا راستہ ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

آیت نمبر:41

* اے میرے قید کے ساتھیو! تمہارے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم میں سے ایک تو اپنے مالک کو شراب پلائے گا، رہا دوسرا تو اس کو سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے فیصلہ ہو چکا ہو اس بات کا جو تم پوچھ رہے تھے۔

آیت نمبر:42

* پھر ان میں سے جس کے متعلق خیال تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا اسے یوسف نے کہا کہ اپنے رب شاہ مصر سے میرا ذکر کرنا

یعنی میری سفارش کر دینا کہ مجھے یہاں سے نکلوا دے

* مگر شیطان نے اس شخص کو یہ بات بھلوا دی ایسا غفلت میں پڑا کہ وہ ذکر کرنا شاہ مصر سے بھول گیا اور یوسف علیہ السلام کئی سال قید خانے میں پڑے رہے۔

کہا جاتا ہے کہ نو سال یا چودہ سال تک وہ مزید قید میں رہے۔

آیت نمبر:43

* ایک روز بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں جن کے سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور اناج کی سات بالیاں ہری ہیں اور دوسری سات سوکھی ہیں اے اہل دربار مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خوابوں کا مطلب سمجھتے ہو۔

آیت نمبر:44

* لوگوں نے کہا یہ تو پریشان خوابوں کی باتیں ہیں اور ہم اس طرح کے خوابوں کا مطلب نہیں جانتے۔

آیت نمبر:45

* ان دو قیدیوں میں سے جو شخص بچ گیا تھا اور اسے ایک مدت دراز کے بعد اب بات یاد آئی اس نے کہا میں آپ حضرات کو اس کی تعبیر بتاتا ہوں مجھے ذرا قید خانے میں بھیج دیجیے۔

آیت نمبر:46

* اس نے جا کے کہا یوسف اے سچے ساتھی مجھے اس خواب کا مطلب بتا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہری ہیں اور سات سوکھی ہیں شاید کہ میں ان لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور شاید کہ وہ جان لیں۔

آیت نمبر:47

* یوسف نے کہا سات برس تک لگاتار تم لوگ کھیتی باڑی کرتے رہو گے اس دوران جو فصلیں تم کاٹو گے ان میں سے بس تھوڑا سا جو تمہاری خوراک کے کام آئے وہ نکال لو باقی کو اس کی بالوں ہی میں رہنے دو۔

آیت نمبر:48

* پھر سات برس بہت سخت آئیں گے (یعنی قحط کی آئیں گے) اس زمانے میں وہ سب غلہ کھا لیا جائے گا جو تم اس وقت کے لیے جمع کرو گے اگر کچھ بچے گا تو بس وہی جو تم نے محفوظ کر رکھا۔

آیت نمبر:49

* اس کے بعد پھر ایک سال ایسا آئے گا جس میں بارش باران رحمت سے لوگوں کی فریادرسی کی جائے گی اور وہ رس نچوڑیں گے

یعنی خوب خوب رحمت کی بارش ہو گی۔

آیت نمبر:50

* بادشاہ نے کہا اسے میرے پاس لاؤ مگر جب شاہی بندہ یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو اس نے کہا (یعنی یوسف علیہ السلام نے) کہ اپنے رب کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کے ان عورتوں کا کیا معاملہ ہوا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے میرا رب تو ان کی مکاریوں سے خوب واقف ہے۔

اتنے سال قید میں رہے تھے بھی وہاں سے نکلنے کی جلدی نہیں تھی پہلے پوچھا کہ ان مکاریوں کا کیا معاملہ ہوا۔

آیت نمبر:51

* اس پر بادشاہ نے ان عورتوں سے دریافت کیا تمہارا کیا تجربہ ہے اس وقت کا جب تم نے یوسف کو رجانے کی کوشش کی تھی سب نے ایک زبان ہو کر کہا حَاشَ لِلّٰہِ ہم نے تو اس میں ذرا برائی کا شائبہ تک نہیں پایا بادشاہ کی بیوی بول اٹھی اب حق کھل چکا ہے تو میں ہی تھی جس میں اس کو پھسلانے کی کوشش کی تھی بے شک وہ بالکل سچا ہے۔

یوسف علیہ السلام کیونکہ ایک پیغمبر تھے تو پیغمبروں کے لیے یہ بات بہت اہم ہوتی ہے کہ وہ اپنے کردار پر ایسی خیانتیں نہیں لگنے دیں اور وہ اپنے کردار کی سب لوگوں کے سامنے ثابت کروائیں اسی لیے یوسف علیہ السلام نے یہ سارا کچھ وہاں سے clear کروایا پھر ایک اور بات بھی پتہ چل رہی ہے کہ بعض دفعہ زندگی میں جھوٹے الزامات کی بڑی طویل سزا ملتی ہے لیکن ایسی آزمائشیں زندگی میں آجائیں تو انسان کو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرنا چاہیے اور صبر سے کام لینا چاہیے۔

آیت نمبر:52

* یوسف علیہ السلام نے کہا اس سے میری غرض یہ تھی کہ بادشاہ یہ جان لے کہ میں نے درپردہ اس کی خیانت نہیں کی تھی اور یہ جو خیانت کرتے ہیں ان کی چالوں کو اللہ کامیابی کی راہ پر نہیں لگاتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اے اللہ ہمیں ہمارے نفس کے حوالے نہ کرنا اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمانا ہمیں شیاطین کے شر سے محفوظ رکھنا۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

سبحانك اللهم وبحمدك نشهد لا اله الا انت نستغفرك واتوب عليه

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اس تفسیر کا زیادہ تر میٹریل:

تفہیم القرآن

تفسیر ابن کثیر

ڈاکٹر اسرار احمد کی آڈیوز

اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی کی آڈیو تفسیر سے لیا گیا ہے

فائل صدقہ جاریہ کی نیت سے ہر جگہ شئر کرنے کی اجازت ہے۔

Contact No: Zahida Yasir (+92 332-5919409), Sadia Alam (+92 333 -1305574)